بارے میں اسلامی تاریخ کے متعدد علما و زعما' مثلاً: امام بخاریؒ، امام غزالیؒ، اویس قرنیؓ، امام شافعیؒ، علامہ اقبالؒ، سرسید احمد خانؒ، قائداعظمؒ، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کے خیالات و احساسات یکجا کیے گئے ہیں۔ ایک حصے میں ماں کے بارے میں مشاہیر عالم کے اقوال شامل ہیں۔ پھر اس موضوع پر اُردو اور پنجابی شعرا کی نظمیں اور اشعار بھی جمع کر دیے گئے ہیں۔

مصنف کو ''ماں'' کے موضوع سے ایک جذباتی وابستگی ہے اور انھوں نے کتاب محنت اور لگن کے ساتھ مرتب کی ہے مگر یہ پہلو اجاگر نہیں ہوسکا کہ ماں کو اس قدر اُونچا مقام و مرتبہ کیوں دیا گیا ہے؟ (اس لیے کہ نہ صرف ولادت' بلکہ رضاعت' پرورش اور تربیت کے مراحل میں وہ انتہائی ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ وغیرہ) اسی طرح ص ۸۰ کے آخری پیرا' ص ۸۸ کی سطور ۱۲' ۱۳---اور ص ۸۹ کی سطور ۲' ۳ پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ مجموعی طور پر کتاب دل چسپ اور قابل مطالعہ ہے۔ آخر میں کتابیات بھی شامل ہے۔ سرورق بہت سادہ اور جاذبِ نظر ہے۔ مولف اسے دوسری بار چھاپ کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ (شایستہ ہاشمی)

انسان دوستی اور جمہوریت (مغربی اور اسلامی تناظر میں)۔ مصنف: ڈاکٹر سید عبدالباری۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز' نئی دہلی۔ صفحات: ۲۰۷۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

عہدِ حاضر میں جمہوریت (democracy) اور انسان دوستی (humanism) نہایت کثرت کے ساتھ استعمال ہونے والی وہ اصطلاحات ہیں جو ہمارے ہاں مغرب سے آئی ہیں اور ہم نے بلاسوچے سمجھے محض ذہنی مرعوبیت کی بنا پر ان دل کش اصطلاحات کو' ان کے مغربی تصورات سمیت اپنا لیا ہے۔ ڈاکٹر سید عبدالباری نے زیرنظر مختصر اور نہایت عالمانہ اور جامع مقالے میں ان پُرفریب اصطلاحات کی اصلیت پر روشنی ڈالی ہے۔ بتایا ہے کہ مغرب میں انسان دوستی کی نشوونما مذہب سے بےزاری اور مذہب سے بغاوت کے ماحول میں ہوئی اور انسان دوستی کو اس لیے تمام مادی اور معاشرتی ترقیات کا ضامن قرار دے دیا گیا کہ مذہب سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ خدا پرستوں اور منکرین خدا دونوں نے یورپ میں انسان دوستی پر اپنا دعویٰ ثابت کیا ہے۔